روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
ہفتہ 11- مارچ 2000ء - 4 ذی الحج 1420 ہجری - 11- امان 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 59

توحید کا سبق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے ہیں۔ اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ خدا زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہو گا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہو گا۔ جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک طرف تو خدا نے اپنے ہاتھ سے میری تربیت فرما کر اور مجھے اپنی وحی سے شرف بخش کر میرے دل کو یہ جوش بخشا ہے کہ میں اس قسم کی اصلاحوں کے لئے کھڑا ہو جاؤں۔ اور دوسری طرف اس نے دل بھی تیار کر دیئے ہیں جو میری باتوں کے ماننے کے لئے مستعد ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے دنیا میں مامور کر کے بھیجا ہے اسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے...... میں امید کرتا ہوں کہ کچھ تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر سچی اور کامل توحید کے اس دارالامان میں داخل کر دے گی جس کے ساتھ کامل محبت اور کامل خوف اور کامل معرفت عطا کی جاتی ہے۔ یہ امید میری محض خیالی نہیں ہے بلکہ خدا کی پاک وحی سے یہ بشارت مجھے ملی ہے۔ اس ملک میں خدا کی حکمت نے یہ کام کیا ہے تا جلد تر متفرق قوموں کو ایک قوم بنا دے اور صلح اور آشتی کا دن لاوے۔ ہر ایک کو اس ہوا کی خوشبو آ رہی ہے کہ یہ تمام متفرق قومیں کسی دن ایک قوم بننے والی ہے۔"

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 180-181)

خدا دیکھنے کا مطالبہ اور حضرت کی انقلاب آفریں گفتگو

کپور تھلہ کی جماعت کے بانی اور گلستان احمدیت کے گل سر سبد حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک حقیقت افروز اور روح پرور روایت:۔

"کلکتہ کا ایک برہمن مجسٹریٹ...... قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتا کیا آپ مجھے خدا دکھا دیں گے...... حضور نے فرمایا کہ آپ لنڈن گئے ہیں' اس نے کہا نہیں فرمایا لنڈن کوئی شہر ہے اس نے کہا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اس نے کہا میں لاہور میں بھی نہیں گیا۔ فرمایا قادیان آپ کبھی پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کس طرح معلوم ہوا کہ قادیان کوئی جگہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو تسلی کرا سکتا ہے۔ اس نے کہا سنا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا

آپ کا سارا دارومدار سماعت پر ہی ہے اور اس پر پورا یقین رکھتے ہو

پھر آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی اور سامعین پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک کیفیت طاری ہو گئی"

جہاں تک برہمن مجسٹریٹ کا تعلق ہے اس نے جلدی سے یکہ منگوایا اور سوار ہو گیا۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا آپ ایسی جلدی کیوں جاتے ہیں اس نے جواب دیا۔

"میں (احمدی) ہونے کی تیاری کر کے نہیں آیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اگر رات کو میں یہاں رہا تو صبح ہی مجھے (احمدی) ہونا پڑے گا

مجھے خدا پر ایسا یقین آگیا ہے کہ گویا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے

میرے بیوی اور بچے ہیں ان سے مشورہ کر لوں اگر وہ متفق ہوئے تو پھر آؤں گا"

(رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 113-114 مولفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے طبع اول اکتوبر 1957ء)

عیدالاضحیٰ کا فلسفہ اس کی ضرورت و اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات کی روشنی میں

مرتبہ۔ صفدر نذیر گولیکی صاحب

قربانی کی ضرورت

"قربانی کیا ہے اور اس کے کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوال کا جواب قربانی کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اور اس سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دنیا میں بہت سی قربانیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور اب بھی ہوتی ہیں۔ بعض اپنے بتوں کے لئے۔ بعض اپنے دیوی دیوتاؤں کے لئے اور بعض اپنے نبیوں کے لئے قربانیاں کرتے حتی کہ بیٹوں کو بھی ذبح کر دیتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا کو بتایا کہ بتوں، دیوی دیوتاؤں اور نبیوں کے لئے قربانی کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر تم اپنے بیٹوں کی قربانی کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس طرح کرنی چاہئے۔ دیکھو ایک بیٹے کی قربانی ہم نے ابراہیمؑ سے کروائی۔ رؤیا میں قربانی کا نظارہ اس کو دکھایا کہ بیٹے کو ذبح کرو۔ اس رنگ میں ہم نے اس کو بتایا کہ بیٹے کی قربانی یہ ہوتی ہے کہ اس کو ایسی تعلیم دی جائے کہ دین کے لئے وہ اپنے آپ کو قربان کر سکے۔ اور ساری زندگی دین کے لئے وقف کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اللہ کے حکم کے ماتحت چھوڑ آئے جہاں نہ پانی تھا نہ کھانا۔ نہ کوئی ساتھی تھا اور نہ مددگار۔ اور یہی ان کے بیٹے کی قربانی تھی جو انہوں نے کردی۔ اور یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ اپنے ہاتھ سے بیٹے کو ذبح کر دینا آسان ہے لیکن ایک ویران و سنسان جنگل میں بغیر کسی معین و مددگار اور بغیر کسی دانہ پانی کے چھوڑ آنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ذبح کرنے والا سمجھتا ہے کہ ایک دم میں جان نکل جائے گی اور پھر کوئی تکلیف نہ رہے گی۔ مگر جنگل میں اس طرح چھوڑ آنے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ تڑپ تڑپ کر کسی وقت جان نکلے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے لیکن خدا تعالیٰ کا اسی طرح حکم تھا پس آج تم دیکھ لو کہ ملکوں کے ملک آباد ہیں۔ اور ہزارہا ایسی قومیں ہیں جو اپنے آپ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد بتاتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے اولاد کو اپنی راہ میں قربان کرنے کا طریقہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا۔ اور یہ بھی ظاہر کر دیا۔ کہ وہ لوگ بے وقوف اور کم عقل ہیں، جو چھری سے اپنے بیٹوں کو ذبح کر کے خدا کی راہ میں قربانی دیتے ہیں۔ یہ ان کی قربانی کسی کام کی نہیں ہوتی اور نہ اس کا کوئی نتیجہ ان کے لئے مرتب ہوتا ہے۔ اصل قربانی اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں وقف کر دینا ہوتی ہے۔ اور یہ ایک بیج کی طرح ہوتی ہے جس سے آگے لاکھوں دانے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی ایسی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ آج مکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہزارہا قربانیاں ہو رہی ہیں اور وہی یادگار قائم کی جا رہی ہے۔

قربانی۔ ترقیات کا ذریعہ

دیکھنا چاہئے کہ ابراہیمی قربانی کیا تھی۔ وہ قربانی بالیقین ترقیوں کا ذریعہ تھی۔ جس کے ذریعہ ان کی نسل بڑھی پھیلی اور پھولی۔ آج ہمیں بھی یہی دیکھنا چاہئے اور ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بھی خدا کی محبت کے سامنے سب محبتوں کو قربان کر سکیں۔ تا ہم بھی ترقی حاصل کرنے والے بنیں۔ اگر کوئی قوم ضائع ہوتی ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ کس طرح وہ بچ سکتی ہے اس کا ضائع ہونے سے بچنا اور غالب آنا اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ابراہیمی قربانی کرے۔ ابراہیمی قربانی کیا ہے۔ خاندان کے تمام افراد کی قربانی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ آپ نے خواب میں دیکھا میں قربانی کر رہا ہوں۔ اور اس کے مطابق قربانی کرنے کی آپ نے کوشش بھی کی۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ منشاء نہ تھی اس لئے وہ اس رنگ میں نہ ہوئی بلکہ اس رنگ میں ہوئی۔ جو خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی منشاء یہ تھی کہ وہ اپنی اولاد کی محبت کو قربان کر دیں اور اسے دور جنگل میں چھوڑ آئیں۔ خاندان کا مجموعہ مرد بیوی اور اولاد ہوتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کا بھی یہی مجموعہ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خود، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ۔ یہ تینوں تھے جن سے یہ خاندان تھا۔ مگر خدا کے لئے آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی ماں ہاجرہ کو دور جنگل میں چھوڑ دیا اور یوں ان کی محبتوں کو قربان کر دیا۔ وہ چھری جو خواب میں اولاد کو ذبح کر رہی تھی۔ وہ یہی تھی۔ جو اس رنگ میں چلی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ صرف اپنی اولاد کی قربانی کی بلکہ خدا کے لئے اپنی اولاد کے ساتھ اپنی بیوی کی بھی قربانی کر دی۔ پس یہ قربانی اکیلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی نہ تھی۔ بلکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کی بھی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تو اس طرح کہ وہ خدا کے لئے اپنے لڑکے کو جنگل میں چھوڑ آئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اس طرح کہ انہوں نے خدا کے لئے جنگل میں چلے جانا منظور کر لیا۔ اور حضرت ہاجرہ کی اس طرح کہ وہ خدا کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر جنگل میں چلی گئیں۔

(الفضل 13۔ جولائی 1926)

تین قسم کی قربانیوں کا تقاضا

ہر سال یہ عید کا دن آتا ہے۔ اگر ہم اس بات کو مد نظر نہ رکھیں کہ یہ دن ہمیں اپنی قربانیوں کا اپنی عورتوں کی قربانیوں کا اور اپنے بچوں کی قربانیوں کا سبق سکھاتا ہے تو یہ دن ہمارے لئے ایسا ہی ہو گا جیسے اور دن۔ پس ہمیں اس سبق کو جو ان قربانیوں سے ملتا ہے اور جس کی یاد کے لئے یہ دن ہر سال ہم پر آتا ہے، ہر وقت یاد رکھنا چاہئے۔

بعض لوگ خود تو قربانی کرتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے۔ حضرت صاحب کے ایک مرید تھے جو بڑی قربانیاں کرتے رہتے تھے۔ لیکن ایک دفعہ ان کی بیوی سے کوئی حرکت سرزد ہوئی۔ حضرت صاحب اس پر ناراض ہوئے تو اس شخص نے کہا کہ میں تو قادیان چھوڑ دوں گا۔ اب اس سے بالکل ہی قادیان چھٹ گئی ہے۔ اسی طرح ایک لڑکے نے ایک مہمان کو تکلیف دی جس پر حضرت مسیح موعود نے اسے تھپڑ مارا۔ اس سے اس کا باپ بہت بگڑا۔ مگر جلد ہی اس نے معافی مانگ لی۔ تو بعض آدمی اپنی تو قربانی کر لیتے ہیں مگر اپنی بیوی اور بچوں کی نہیں کرتے اس لئے وہ ترقی کرنے سے بھی رہ جاتے ہیں۔ اسی لئے قوموں کی ترقی کا اندازہ لگانا چاہئے۔ جو قومیں یہ تینوں قسم کی قربانیاں کرتی ہیں۔ وہی ترقی کرتی ہیں۔ پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اگر ترقی کے خواہشمند ہیں۔ تو ان قربانیوں کو کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جب تک یہ قربانیاں نہیں ہوتیں کوئی قوم آگے نہیں بڑھ سکتی۔

(الفضل 13۔ جولائی 1926ء)

قربانی اور احساسات

عید اضحیٰ اپنے نام سے ہی قربانی چاہتی ہے۔ قربانی کے متعلق ایک بات یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ قربانی اپنے نتائج کے مطابق اور اپنے احساس کے مطابق ہوا کرتی ہے۔ جتنی جتنی حس کم ہوتی چلی جائے اتنی ہی قربانی کی قیمت گرتی جاتی ہے اور جتنی جتنی حس زیادہ ہوتی جائے اتنی ہی قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیائے کرام نے کہا ہے کہ عوام کی نیکیاں خواص کی بدیاں ہوتی ہیں۔ ایک ایسا انسان جس کے دل کی حالت نہایت ہی تنگ ہے اور جس کے دل پر بخل نے قبضہ کر رکھا ہے اگر وہ دین کی خاطر قربانی کرتا ہے ایک تھوڑی سی قربانی جو دوسروں کی نگاہ میں بالکل حقیر ہے مگر اس کا دل اسی سے خون ہوا جاتا ہے وہ اسے آفت سمجھتا ہے اور وہ بھی اسے پہاڑ نظر آتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ کرتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے ایسے شخص کی قربانی یقیناً اسی کے طبقہ کے دوسرے آدمیوں کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

(الفضل 3۔ اپریل 1934ء)

عروج حاصل کرنے کا ذریعہ

یہ عید ہمارے لئے ایک سبق رکھتی ہے۔ یہ سبق کہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی تباہ نہیں ہوتا۔ یہ سبق رکھتی ہے کہ جو شخص قربانی کرے اسے ہمیشہ ترقیات نصیب ہوتی ہیں۔ یہ سبق رکھتی ہے کہ جو جماعت ترقی کرنا چاہے اسے غیروں سے علیحدگی اختیار کرنی چاہئے جب تک وہ جماعت وادیٔ غیر ذی زرع میں رہنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اس وقت تک اسے عروج بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

(الفضل 16۔ اپریل 1933ء)

ایک امتیاز

پس حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دوسروں سے علیحدہ بسا کر (دین) اور کفر میں ایک امتیاز قائم کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے یہ قانون بنا دیا کہ جو بھی مامور آئے اس کے ماننے والوں کو اس کے منکروں سے علیحدہ رہنا پڑے گا وہ علیحدگی بظاہر موت ہو گی۔ اور یوں معلوم ہو گا کہ وہ ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں پھینکے گئے۔ جب باپ بیٹے کو چھوڑ دے گا اور بیٹا باپ کو چھوڑ دے گا۔ بیوی خاوند کو چھوڑ دے گی اور خاوند بیوی کو چھوڑ دے گا۔ بھائی بہن کو چھوڑ دے گا اور بہن بھائی کو چھوڑ دے گی۔ ماں بچے کو چھوڑ دے گی اور بچہ ماں کو چھوڑ دے گا۔ اس وقت یوں معلوم ہو گا کہ باوجود دنیا میں رہنے کے وہ دنیا

سے علیحدہ ہو گئے۔ وہ ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں چلے گئے۔ ایسے وقت میں جب مامور کے ماننے والے منکروں سے علیحدگی اختیار کریں گے تو ان کے بھائیوں کی تلواریں ان پر اٹھیں گی۔ وہ تلواریں انہیں ہلاک کرنا چاہیں گی۔ تباہ و برباد کرنا چاہیں گی۔ مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ جو خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بھائیوں اور عزیزوں سے یہ جدائی اختیار کرے گا وہ اپنے بھائیوں کی تلواروں کے سایہ میں پلے گا۔ اور کوئی طاقت اسے مٹا نہیں سکے گی (-) خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ خدا کے لئے یہ موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو وہ ایک نیکی کا بیج ہیں جو کبھی ضائع نہیں ہو گا۔ بلکہ بڑھے گا اور پھولے گا۔

(الفضل 16-اپریل 1933ء)

دو سبق

یہ عید کا دن ہمیں دو سبق دیتا ہے۔ ایک عدم قربانی کا اور دوسرا قربانی کا۔ ایک تو یہ کہ کوئی ایسی قربانی نہ کرو جس کا کوئی نتیجہ نہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ جب نتیجہ نکلنے والا ہو تو عزیز سے عزیز چیز کی قربانی سے بھی دریغ نہ کرو۔ اس زمانہ میں اس کی مثال یہ ہے کہ جان کی قربانی اگرچہ اعلیٰ درجے کی قربانی سمجھی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اس سے روک دیا۔ اور دوسری طرف اموال اور اوقات کی قربانی کا حکم دیا اور فرمایا جو اس سے پیچھے ہٹتا ہے وہ راندۂ درگاہ الٰہی ہے۔ اور یہ بھی اسی عید کی تشریح ہے کہ جو قربانی لغو اور بے نتیجہ ہے اس سے بچو اور مفید کو اختیار کرنے میں کسی قسم کا پس و پیش نہ کرو۔

پس مومن کو ہمیشہ یہ امر مد نظر رکھنا چاہئے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے اسے یا دنیا کو کوئی فائدہ نہ پہنچتا ہو۔ اور جس سے کوئی فائدہ ہو اس سے ہرگز ہرگز دریغ نہ کرے یہی وہ روح ہے جو (دین) پیدا کرنا چاہتا ہے اور جس کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔

(الفضل 26-اپریل 1932ء)

بڑی سے بڑی چیز کی قربانی

اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچ جائے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ یہ عید دراصل اس بات کی یاد ہے کہ ہمیں لغو قربانیوں سے پرہیز کرنے کے ساتھ مفید قربانی سے کبھی بھی پہلو تہی نہ کرنی چاہئے۔ ایک طرف یہ ہمیں سبق دیتی ہے کہ ہر ذرہ جو ضائع ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اور دوسری طرف یہ بتاتی ہے کہ اگر کسی مقصد کے لئے تمہیں اپنی قیمتی جان بھی دینی پڑے تو بلا تامل دے دو گویا ایک طرف یہ عید ہمیں اپنے ذرہ ذرہ کو بچانے کا سبق دیتی ہے اور دوسری طرف بڑی سے بڑی چیز کی قربانی سکھاتی ہے۔

(الفضل 26-اپریل 1932ء)

عید۔ اتحاد کا دن

آج کے دن جو قربانی کی جاتی ہے وہ اس بات کا اقرار ہوتا ہے کہ ہم دنیا کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہیں اور پھر یہ خدا کے سامنے اقرار ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو تیرے لئے قربان کرنے کو تیار ہیں۔ نیز یہ اتحاد کا دن ہے اور اس سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ پس اپنے دل میں عہد کرو کہ ہم اپنے بھائی کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں اگر کسی کو تباہ ہوتا دیکھو تو ہر ممکن قربانی کر کے اسے بچاؤ۔

(الفضل 16- مئی 1930ء)

”خدا تمہیں اسی کے طفیل رزق دے رہا ہے“

مکہ میں آج کے دن اس قدر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں کہ گوشت کھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ مگر پھر بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ گوشت سکھایا بھی جا سکتا ہے۔ سکھانا بھی جائز رکھا گیا ہے اس لئے سکھا کر اپنے لئے رکھنا بھی جائز ہے اور غرباء میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ضائع بھی ہو جائے تو بھی قربانی ضروری ہے۔ روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابی دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے۔ کہ شاید حضور باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرتے تھے لیکن نہیں وہ بہت بڑی خدمت کر رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی حضور ابو ہریرہؓ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا۔ مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے آپ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم خدا اسی کے طفیل تمہیں بھی رزق دے رہا ہے۔ تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں [illegible]کر امام کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ بھی گویا عبادت میں ہی ہوتا ہے اصل میں خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ انسان میری راہ میں کس قدر قربانی کے لئے آمادہ ہے۔ اگر معمولی قربانی کے لئے تیار ہے تو بڑی کے لئے بھی تیار ہو سکے گا۔

(الفضل 21- جون 1928ء)

قربانی فساد کو مٹانے کا نام ہے

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جو قربانی کی یہ عید اس قربانی کی یادگار ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی نے کہا کہ اسماعیل کے یہاں رہنے سے فساد کا خطرہ ہے۔ اور حضرت اسماعیل نے اس کو مٹانے کے لئے قربانی کو قبول کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے اس کو امن قائم کرنے والا بنا دیا۔ اور اس کی اولاد کے ذریعہ دنیا میں مذہب (دین حق) نازل کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے امن قائم کرنے والا قرار دیا۔ (دین) کے معنے ہیں سلامتی اور (دین) سے تعلق رکھنے کا نام ایمان ہے جس کے معنے امن کے ہیں۔ چونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک گھر کا فساد دور کرنے کے لئے قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ساری دنیا کا امن قائم کرنے والا بنا دیا۔

یہ حقیقت ہے اس قربانی کی اور جب تک اس کو نہیں سمجھا جاتا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کو اسراف قرار دیتے ہیں۔ اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیوں نہ یہ روپیہ خدمت دین اور اشاعت (دین) کے لئے خرچ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ خواہ یہ سوال نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کیا جائے پھر بھی یہ وسوسہ شیطانی ہے اور شیطان بعض اوقات دین کے معاملہ میں اچھی صورت سے بھی وسوسے ڈالتا ہے۔

(الفضل 15- جون 1928ء)

اولاد کی قربانی

یہ جسے قربانی کی عید کہا جاتا ہے یہ دراصل اولاد کی قربانی کی عید ہے۔ جب بکرے اور دنبے کی قربانی کی جاتی ہے تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہماری اولاد جوان ہو کر دنبے نہ بنے گی بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت اور الفت میں اپنے دنبہ پن کو ذبح کر چکی ہو گی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اولاد کو کھانا اچھا نہ دیں کپڑا اچھا نہ دیں بلکہ یہ ہے کہ ان کی زندگی کھانے پینے کے لئے نہیں بنائیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نعمت ملے اس کا اظہار کرو۔ پس اظہار نعمت منع نہیں۔ یہ منع ہے کہ اپنی زندگی اور اولاد کی زندگی ایسی نہ ہو کہ اس میں انسانیت نہ رہے اور حیوانیت ہی حیوانیت رہ جائے۔ مد نظر یہ بات ہونی چاہئے کہ جہاں اخلاق اور دینی تربیت کا سوال ہو گا۔ وہاں اولاد کے آرام و آسائش کا خیال نہیں کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی شان اور عظمت ان کے دلوں میں بٹھانے کی پوری پوری کوشش کریں گے۔ جو لوگ ایسا کریں ان کی اولاد نہیں بگڑتی بد صحبت سے ہی بگڑے تو بگڑے۔ ورنہ نہیں بگڑ سکتی۔ اور اگر سارے مسلمان اپنی اولاد کی اصلاح کریں تو پھر بری صحبت ہی نہ رہے گی۔

(الفضل 21- جون 1927ء)

اولاد کی محبت کی قربانی

بعض کام خدا تعالیٰ بعض خاص خاص لوگوں کے ہاتھوں اس لئے کراتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے سبق ہوں۔ حضرت ابراہیمؑ کی یہ قربانی درحقیقت اولاد کی قربانی تھی۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بیٹا کہلانے والے شخص کی بیوی سے نکاح پڑھایا گیا۔ جس سے یہ بات بتانی مقصود تھی کہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا نہیں بن سکتا۔ کیونکہ اس وقت عرب میں یہ دستور تھا کہ جس کو بیٹا کہہ دیتے وہ بیٹا ہو جاتا۔ اور پھر اس کی بیوی سے وہ شخص جس کا کہ وہ بیٹا کہلاتا نکاح نہ پڑھا سکتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے یہ کام کرا کر بتا دیا کہ یہ دستور غلط ہے اور آئندہ اس سے بچا جائے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اولاد کی محبت کو خدا کی محبت کے لئے قربان کر دینے کا فعل کرا کے بتا دیا کہ خدا کی محبت کے سامنے کسی اور کی محبت دل میں نہیں ہونی چاہئے اور اگر ہو تو اسے قربان کر دینا چاہئے۔ غرض حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہر طور پر اس خواب کو پورا کرنے کے لئے جونہی حضرت اسماعیل کو لٹایا۔ آواز آئی کہ (-) اے ابراہیمؑ تو ضرور ہی اپنی خواب کو پورا کرے گا۔ جب تو نے اس کو ظاہری صورت میں پورا کرنے کے لئے تیاری کر دی تو جو معنے اس کے فی الواقع ہیں وہ بھی ضرور پورے کرے گا۔ صدق کے معنے ہیں سچا سمجھنا یعنی تجھے اپنی خواب پر بڑا ہی یقین ہے تو نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ شائد اس کے کچھ اور معنے ہوں اور اس کو پورا کرنے پر تل گیا۔

(الفضل 13- جولائی 1926ء)

خدا کی خوشی

آج کا دن جو عید اضحیٰ کا دن ہے یہ بھی ان موقعوں میں سے ایک موقعہ ہے۔ جن پر خدا تعالیٰ اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے خوش ہوتا ہے۔ آج نہ صرف یہ حکم ہے کہ آپ کھاؤ۔ بلکہ یہ حکم بھی ہے۔ کہ دوسرے (لوگوں) کو بھی کھلاؤ۔ چنانچہ اس حکم کی متابعت میں کوئی (-) گھر نہیں رہ جاتا جس میں گوشت نہ پہنچ جاتا ہو۔ غلطی سے رہ جائے تو رہ جائے تقسیم کرنے والوں کی بھول سے کسی کے گھر گوشت نہ پہنچ سکے۔ تو نہ پہنچ سکے۔ ورنہ جس رنگ میں اس دن کے احکام ہیں ان کی رو سے ہر (-) گھر میں پہنچتا ہے۔ اور ہر (آدمی) اس دن کھانے کا خاص اہتمام کرتا ہے۔ پس یہ دن بتاتا ہے کہ اس دن خدا تعالیٰ کی خوشی فاقہ میں نہیں بلکہ کھانے پینے میں ہے۔

(الفضل 13- جولائی 1926ء)

دونوں عیدوں میں فرق

ان عیدوں میں جو فرق ہے وہ یونہی نہیں۔ اس نکتہ پر جو اس فرق میں ہے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس کے اندر نبوت کا ایک انکشاف کیا گیا ہے۔ اگر ہم اس بات کو مد نظر رکھیں کہ ایک میں عبادت بعد میں آتی ہے اور ایک میں ساتھ ہی یا پہلے تو اس میں نکتہ یہ ہے کہ پہلی عید میں جو روزوں کی عید ہے آہستہ آہستہ نفس کی قربانی ہوتی ہے اور ایک شخص برابر یہ قربانی کئے جاتا ہے اور اس کے بعد اس کو عبادت کی توفیق ملتی ہے۔ مگر اس عید میں نفس کی قربانی آہستہ آہستہ نہیں ہوتی۔ بلکہ یکدم ہوتی ہے اور عبادت اس قربانی سے پہلے کی جاتی ہے۔

روزوں کی عید میں روزوں کے ذریعہ اپنے نفس کی قربانی کی جاتی ہے مگر اس عید میں بکرے کی قربانی ہوتی ہے اور بکرے کی قربانی کو اپنی جان کی

قربانی کے برابر سمجھنا چاہئے۔ اس میں یہ نکتہ بتایا گیا ہے کہ انسانی اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عمل ایسا ہوتا ہے کہ عبادت کی توفیق قربانی کے ساتھ ملتی ہے اور ایک ایسا عمل ہوتا ہے کہ قربانی کی توفیق عبادت کے ساتھ ملتی ہے۔ پہلی قسم کے اعمال میں قربانی پہلے کرنی پڑتی ہے۔ اور تزکیہ نفس پیچھے حاصل ہوتا ہے اور دوسری قسم کے اعمال میں پہلے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے اور پھر قربانی کرنی پڑتی ہے۔

(الفضل 13۔ جولائی 1926ء)

قربانی کے جانوروں کے متعلق مسائل

قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا نہ ہو۔ یعنی سینگ بالکل ہی ٹوٹ نہ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض اور بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید لیا کرتے تھے۔ اور اس کے مختلف کلمات ہیں۔ اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو۔ اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب (-) جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیریں کہتی تھیں (-) جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے۔ لیکن ہمارے ملک میں جو یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط رائج ہو گیا ہے باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے۔ جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہئے۔

قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ خود کھائیں۔ دوستوں کو دیں چاہے تو سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ لیکن محض امیروں کو دینا (دین) کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا (دین) میں درست نہیں۔

امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ امیر غریبوں کو دیں اور غریب امیروں کو تاکہ محبت بڑھے۔

(الفضل 17۔ اگست 1922ء)

قربانی کی قبولیت باعث فخر ہے

محض قربانیاں کرنا کوئی فخر اور عزت کی بات نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کا کسی قربانی کو قبول کر لینا فخر اور عزت ہے۔ اگر ایک شخص بہت بڑی قربانیاں کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتیں تو اس کے لئے کوئی فخر نہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص ایک پیسہ کی قربانی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتی ہے تو یہی اس کے فخر کا باعث ہے تو اس عید پر اس لئے فخر نہیں ہونا چاہئے کہ قربانی کرنے سے عزت حاصل ہو جاتی ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ قربانی قبول ہونے سے عزت ملتی ہے چونکہ ہمارا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس میں داخل ہونے والوں کو بھی بڑی بڑی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہے اس لئے ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے کہ کوئی قربانی کر دینے سے اس وقت تک عزت حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ خدا تعالیٰ قبول نہ کرلے۔ ہاں جب خدا تعالیٰ قبول کرلے تو اس وقت عزت حاصل ہوتی ہے اور جب خدا قبول کر لیتا ہے تو پھر بندہ اس پر فخر نہیں کرتا۔

(الفضل 20۔ ستمبر 1919ء)

قربانی اور خدمت میں فرق

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے لئے جو قربانیاں کی جاتی ہیں ان کا نام تو قربانیاں ہوتا ہے مگر دراصل وہ خدمتیں ہیں جن کے معاوضے ملتے ہوتے ہیں کیونکہ قربانی تو اس کو کہتے ہیں کہ بغیر کسی معاوضہ کے کوئی کام کیا جائے۔ گو بندہ خدا تعالیٰ سے سودا کر کے قربانی نہیں کرتا۔ مگر دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو انسان خدا کے لئے قربانیاں کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں اس قدر انعام ملتے ہیں کہ جن کی کوئی حد نہیں رہتی۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ خدا کے لئے جو قربانیاں کی جاتی ہیں وہ قربانیاں ہوتی ہیں بلکہ انہیں معمولی سے معمولی خدمتیں بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ان کے بدلے میں بہت بڑا معاوضہ اور اجر ملتا ہے۔ تو خدا کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے گو اس کا نام قربانی ہی ہے لیکن یہ بھی محض خدا کا فضل اور احسان ہے کہ بندہ اپنی عزت اور مرتبہ کے بلند ہونے کے لئے جو کام کرتا ہے اس کا نام قربانی رکھ دیا گیا ہے ورنہ وہ کام معمولی خدمت بھی کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے لئے جو قربانیاں کی جاتی ہیں خواہ وہ نفس کی ہوں یا مال کی وہ درحقیقت خدمتیں ہیں کہ جن کے بدلے بہت بڑھ چڑھ کر ملتے ہیں۔ اور اس قدر ملتے ہیں کہ وہ قربانیاں خدمات کہلانے کی بھی مستحق نہیں ہیں۔ بہت لوگ اس بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں اور دین کا کوئی کام کر کے کہتے ہیں ہم نے یہ قربانی کی ہے حالانکہ وہ قربانی کہلانے کی مستحق نہیں ہوتی۔ قربانی تو یہ ہے کہ ایک شخص ڈوب رہا ہو۔ انسان اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اسے نکال لائے۔ یا ایک پیاسا ہو اسے اپنا پانی دے دیا جائے گویا جب کسی کو احتیاج ہو اور اپنے مفاد کو نظرانداز کر کے اس کی مدد کی جائے تو اس کو قربانی کہا جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کو تو کسی قسم کی احتیاج نہیں ہے اور نہ اس کو کسی کی امداد کی ضرورت ہے۔ ایک ڈوبنے والا یہ نہیں کہتا کہ مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ کو تو کسی کی پروا نہیں ہے بلکہ وہاں تو یہ فیصلہ ہوتا ہے کہ فلاں نے جو میرے نام سے کام کیا ہے اسے قبول کیا جائے یا رد کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ دو آدمیوں نے قربانی کی جن میں سے ایک کی قبول کر لی گئی۔ اور دوسرے کی رد کر دی گئی تو خدا تعالیٰ کے حضور اور ہی رنگ ہے۔ قربانی تو یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص دوسرے کی خاطر خود تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرتا ہے اور دوسرا اس کا ممنون احسان ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اس کے متعلق وہ فیصلہ کرتا ہے کہ قبول کروں یا رد کروں۔ پس یہ دراصل قربانی نہیں بلکہ خدمت ہوتی ہے جو انسان اپنے ہی فائدہ اور نفع کے لئے کرتا ہے اور اس کو قربانی اس لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کا نام قربانی رکھا ہے۔

(الفضل 20۔ ستمبر 1919ء)

قربانی سے بقا حاصل ہوتی ہے

جو قربانی خدا کے لئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ہر ایک انسان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کر کے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔ ورنہ قربان تو اسے ہونا ہی ہے۔ اگر خود بخود نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسے کر دے گا۔ لیکن اس طرح اس کا قربان ہونا کسی مصرف کا نہ ہو گا۔ پس مبارک ہے وہ جس نے خود اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ہلاکت ہے اس کے لئے جسے خدا نے تباہ و برباد کر دیا۔ اس لئے وہی راہ اختیار کرنا چاہئے جس سے ہمیشہ کی سلامتی نصیب ہوتی ہے۔

(الفضل 28۔ ستمبر 1918ء)

قربانی کے بغیر عزت ممکن نہیں

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہمیشہ کسی جماعت کی ترقی اور اس کی بلندی قربانیاں چاہتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ملے گی جسے بغیر قربانی کے ترقی حاصل ہوئی ہو کوئی انسان ایسا نہیں ملے گا جس نے بغیر قربانی ترقی پائی ہو۔ ترقی اور کامیابی کے لئے ضرور قربانی کرنی پڑتی ہے اور جب تک انسان قربانی نہ کرے وہ کوئی بڑی کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ پس ہر ایک وہ شخص جس کے مدنظر ترقی ہو خواہ وہ دنیاوی ہو یا دینی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام ان قربانیوں پر عامل ہو جو اس ترقی کے لئے ضروری ہیں اور ان قربانیوں کے لئے اس کے دل میں کسی قسم کی جھجک اور کسل پیدا نہ ہو کیونکہ جس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہوتا ہے وہ کوئی قربانی نہیں کر سکتا۔ اور جو قربانی نہیں کر سکتا اس کی امیدیں ناامیدی سے بدل جاتی ہیں اور اس کی ترقی کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

(الفضل 28۔ ستمبر 1918ء)

قربانی کبھی ضائع نہیں ہوتی

خدا تعالیٰ نے (-) یہ سمجھایا ہے کہ دیکھو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی تھے انہوں نے جو کچھ کیا اپنی شان کے مطابق کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ابھی بچے تھے۔ اگر وہ اس وقت کچھ نہ سمجھتے تھے تو نہ سہی لیکن ہر ایک مومن مرد اور عورت کے لئے حضرت ہاجرہ کی مثال موجود ہے کہ وہ نبی نہ تھی۔ ایک عورت تھی اور کمزور دل عورت تھی لیکن اسے ایک ایسے جنگل میں چھوڑا جاتا ہے جو بالکل ویران اور غیر آباد ہے۔ پھر اس کے لئے موقعہ ہے کہ اپنا بچاؤ کرلے۔ مگر جب اس نے سنا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کیا گیا ہے تو کہا کہ ہم یہیں رہیں گے۔ خدا ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

(الفضل 24۔ اکتوبر 1916ء)

خدا کی راہ میں دی ہوئی چیز کبھی ضائع نہیں ہوتی

یہ بات خوب سمجھ لینی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔ عید منانے والے لوگ اس بات کو سوچیں۔ کیا عید یہ نہیں بتاتی کہ خدا کے راستہ میں دی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں جاتی۔ پھر کیوں وہ خدا کے راستہ میں قربانی کرنے سے دل چراتے اور کتراتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اپنا مال اس طرح خرچ کریں گے تو ضائع ہو جائے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں۔ اگر ان میں حضرت ہاجرہ جتنا ایمان ہوتا تو وہ کبھی یہ خیال بھی نہ کرتے اور دین کے راستہ میں اپنی جانوں اور مالوں وغیرہ کو خرچ کرنے سے ذرا بھی نہ گھبراتے۔ اور یقین رکھتے کہ اس طرح خرچ کرنے سے ہمارے اموال ضائع نہیں جائیں گے۔ بلکہ اس کے بعد اتنے انعامات حاصل ہوں گے کہ جنہیں ہم شمار بھی نہ کر سکیں گے تو یہ ایمان کی کمزوری ہے۔ عید ہر سال اسی کمزوری کے دور کرنے کے لئے آتی ہے تاکہ وہ لوگ جنہیں یقین نہ ہو کہ کس طرح خدا کے راستہ میں ایک دانہ خرچ کرنے سے اس قدر پھل مل سکتے ہیں انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمونہ دکھایا جائے عید کو عام لوگ ایک میلہ سمجھتے ہیں۔ مگر دراصل یہ ان کے لئے تازیانہ عبرت ہے تاکہ وہ بیدار اور ہوشیار ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں اور وہی برکت حاصل کریں جو انہیں حاصل ہوئی مگر افسوس کہ بہت لوگ اس میں سستی اور کوتاہی کرتے ہیں۔

(الفضل 24۔ اکتوبر 1916ء)

عید ہی عید

ماہ صیام کی عید میں تو یہ بتایا کہ انسان کو اس وقت کے لئے تیار رہنا چاہئے جب اس کے مولیٰ کی طرف سے مناد آئے وہ کھانے' پینے' بیوی بچوں کے اشتغال سے وقت نکال کر اس کے انصار میں داخل ہو سکے۔ جیسا کہ وہ ماہ رمضان میں یہ مشق کرتا رہا ہے۔ اور عید قربان میں سکھایا کہ نہ صرف بیرونی انعامات سے بلکہ اندرونی انعامات سے بھی اگر علیحدگی اختیار کرنی پڑے اور اپنی جان قربان کرنی پڑے تو بھی دریغ نہ ہو۔ جب یہ حالت تم میں پیدا ہو گی تو پھر تمہاری عید ہی عید ہے۔

(الفضل 31- اکتوبر 1915ء)

نفسوں کو قربانی کیلئے تیار کریں

ہمیں چاہئے کہ خدا کے رستے میں دکھ اٹھائیں۔ نفسوں کو قربانی کے لئے تیار کریں یعنی وہ پورے طور پر خدا کی رضامندی کے نیچے ہوں ہم اس کی راہ میں ہجرت کریں ہجرت سے مراد وطنوں کو چھوڑ دینا ہی نہیں ہجرت کیا ہے۔ ان خیالات بد کو چھوڑ دینا جن میں پہلے تھے ان برے دوستوں کو چھوڑ دینا جو دینی ترقی میں حارج ہوں پھر ضرور ہے کہ ہم گھروں سے نکالے جائیں گھر سے مراد سستی کاہلی غفلت کا مقام چھوڑ دینا ہے۔ پھر ہم میں یہ بات ہو کہ ہمیں محض خدا کی راہ میں دکھ دیا جائے۔ جو متبع کامل ہو اس کو ضرور دکھ دیا جاتا ہے جو دنیاداروں کے دکھ سے بچا رہے اسے سوچنا چاہئے کہ اس کے ایمان میں کوئی نقص تو نہیں۔

(الفضل 31- اکتوبر 1915ء)

قربانی کے وقت مومن کا اقرار

چونکہ یہ عید کا موقع ہے لوگ قربانیاں کریں گے اس لئے یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے کہ (-) قربانیوں کا گوشت اور خون اللہ تک نہیں پہنچتا کیونکہ خون تو مٹی میں مل جاتا ہے اور گوشت کا فائدہ کیا ہے (-) تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ اپنے نفس کو قربان کر دو قربانی کے وقت مومن اقرار کرتا ہے کہ جیسے اس بکری نے سر آگے ڈال دیا اسی طرح میں اپنے نفس کے خیالات پر اے میرے مولیٰ! حضور کے ارادے کے مقابل چھری پھیرتا ہوں اور یہی وہ بات ہے جو خدا کے ہر مناد کے وقت اللہ تعالیٰ لوگوں سے چاہتا ہے اور یہ وہ سچی عید ہے جس کی آرزو ہر مومن کو چاہئے۔

(الفضل 31- اکتوبر 1915ء)

خواب کی حقیقی تعبیر

میرے نزدیک حضرت ابراہیمؑ کی وہ رؤیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں اسی رنگ میں پوری ہوئی کہ آپ حضرت اسماعیلؑ کو ایک جنگل میں چھوڑ گئے۔ یہی حقیقی تعبیر تھی اس رؤیا کی وہ دراصل ایک پیشگوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جبکہ تم خدا کے حکم کے ماتحت اپنے لڑکے کو ایسے جنگل میں جہاں بظاہر زیست کا کوئی سامان نہ ہو گا چھوڑ آؤ گے اور اس کی بجائے قربانیاں ہوا کریں گی۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو یہی دکھایا گیا کہ دنبہ ذبح کرو جس کو انہوں نے کر دیا اب اسی کی یاد میں قربانیاں ہوتی ہیں۔

حضرت ہاجرہؓ کا اعلیٰ ایمان

اس وقت خدا تعالیٰ نے ہماری جماعت سے بھی ایسا ہی ایک معاملہ کیا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی ایک قربانی کرنی پڑتی ہے۔ ان سے عہد لیا جاتا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی ضروریات ہیں۔ ہم دین کے لئے کہاں سے خرچ کریں۔ حالانکہ وہ نہیں دیکھتے کہ حضرت ہاجرہ سے زیادہ قربانی تو ان سے نہیں کرائی جاتی۔ اس کی قربانی کو دیکھیں اور پھر اپنی قربانی پر نظر کریں اور پھر حضرت ہاجرہ کے ایمان کو دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہاجرہ سے ابھی بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ یہ مرد ہیں اور وہ عورت تھیں۔ پھر عورتیں بھی اس سے بہت پیچھے ہیں۔ حالانکہ ہاجرہ بھی انہیں کی طرح کی ایک عورت تھی اور اسی آدم کی اولاد تھی۔ جس کی ہم سب ہیں مگر جس ایمان کو اس نے ظاہر کیا وہ تمام مردوں عورتوں کے لئے قابل رشک ہے۔ مگر افسوس ہے کہ کئی لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اگر دین کے لئے خرچ کرنے کو کہا جائے تو آگے سے کئی قسم کی مجبوریاں پیش کر دیتے ہیں اور کئی قسم کے عذرات گھڑ لیتے ہیں حالانکہ ہر ایک عید انہیں بتاتی ہے کہ خدا کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کی جا سکتی کہ خدا کے لئے کسی نے کوئی قربانی کی ہو اور اس کا نتیجہ اس کے حق میں عمدہ نہ نکلا ہو۔ بلکہ جس کسی نے بھی خدا کے لئے قربانی کی ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے ملائکہ مقرر کر دیئے ہیں کہ اس کی مدد اور تائید کریں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔

(الفضل 24- اکتوبر 1916ء)

قربانی کی قیمت
جذبات۔ علم۔ فہم۔ عقل

قربانی کی قیمت جذبات۔ علم۔ فہم۔ عقل اور ارادہ کے ماتحت ہوا کرتی ہے ارادہ نہ ہو تب بھی قربانی کی قیمت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ کسی پر کوئی فائر کر رہا ہے۔ اور عین اس وقت ایک شخص سامنے آ جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔ تو یہ اس کی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ قربانی یہ ہے کہ کوئی ارادہ کے ساتھ دوسرے کے آگے ہو جائے۔ یہ عید کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسے وقت اور ایسے حالات میں کی ہے کہ انسان کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ بہترین اور اعلیٰ درجہ کی قربانی تھی اور اللہ تعالیٰ کے فعل نے اس کی قیمت بتا دی کہ ہمیشہ کے لئے اس دن قربانی مقرر کر دی۔ بظاہر یہ عجیب بات ہے کہ ایک موت ہے جس کے لئے ہم عید مناتے ہیں۔ یہ عید علامت ہے اس بات کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچے کو قربان کر دیا۔ لوگ پیدائش کی خوشیاں مناتے ہیں۔ مگر ہمارا خدا ہمیں کہتا ہے کہ جاؤ موت کی خوشیاں مناؤ۔ کیونکہ ابراہیم نے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اس میں یہ سبق ہے کہ خدا کی راہ میں قربانی ہی حقیقی عزت ہوا کرتی ہے۔ اور حقیقی عزت میں قربانی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والا کبھی ناکام نہیں رہ سکتا اور جسے خدا تعالیٰ عزت دے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب قربان ہو جاؤ۔

(الفضل 4- اپریل 1934ء)

قربانی کے لئے علم اور سمجھ ضروری ہے

قربانی وہی ہے جو علم اور سمجھ کے ماتحت کی جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ایسی ہی تھی۔ آپ نے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو بیت اللہ کے پاس چھوڑا تو آپ جانتے تھے کہ یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ پھر آپ کو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ بچہ مرے گا نہیں بلکہ اس کی اولاد ہو گی۔ آپ یہ بھی جانتے تھے کہ یہ بستی ہزاروں سال تک دوسری دنیا کی محتاج رہے گی۔ اور اس میں کوئی چیز پیدا نہ ہو گی۔ یہ نہیں کہ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وہاں رکھ دیا اور سمجھ لیا کہ یہ مر جائے گا۔ یہ نہیں کہ آپ اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھتے تھے آپ نے اس وقت جو دعا کی وہ واضح کرتی ہے کہ آپ جانتے تھے کہ آپ کس غرض سے انہیں وہاں چھوڑ رہے ہیں اور یہ کہ ان کی اور ان کی اولاد کی آئندہ زندگی کیسے دکھوں اور تکلیفوں میں گذرے گی۔ وہ وقتی جوش کے ماتحت یہ کام نہ کر رہے تھے اور نہ اسے کوئی خیالی بات سمجھتے تھے یہ ایک ایسی بات تھی جس کے تمام متعلقات پر انہوں نے اچھی طرح غور کر لیا تھا۔ آپ خوب سمجھتے تھے کہ اس کے اغراض کیا ہیں اور یہ کہ یہ خدا کے حکم کے ماتحت کی جا رہی ہے اور اسی لئے آپ کی قربانی بہت ممتاز ہے۔

(الفضل 4- اپریل 1935ء)

اصل زندگی اور حقیقی عید

بڑے وہی ہیں جن کو بڑی قربانیاں کرنے کی توفیق ملی۔ چند روزہ زندگی کیا ہے اصل زندگی وہی ہے جو آئندہ شروع ہوتی ہے۔ اور وہی ہمیشہ کی زندگی ہوتی ہے اس لئے حقیقی عید وہی ہے جس میں سے ہم گذر رہے ہیں اور یہ عید محض کسی قربانی سے نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ نبیوں کا زمانہ پانا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اور لوگوں کے مانگنے سے نہیں مل سکتا۔ غور کرو اگر تم آج سے پچاس سال بعد پیدا ہوتے تو کس طرح یہ نعمت پا سکتے یا اگر ساٹھ سال پہلے مر جاتے تو ان نعمتوں سے محروم رہ جاتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ میں پیدا کیا اور پھر عید منانے کی توفیق دی۔ اس کے بدلہ میں وہ کہتا ہے کہ جاؤ دنیا میں پھیل جاؤ اور جدھر جاؤ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کہو۔ خدا کے نام کو بلند کرو۔ اس کی حمد کرو۔ اور گم گشتہ راہ لوگوں کو اس کے حضور حاضر کرو۔ تا وہ بھی اس نعمت سے حصہ پائیں۔ پس قدر کرو ان ابتلاؤں کی اور تکالیف کی جو تم پر آتی ہیں کیونکہ ہر ایک قربانی اور ابتلاء تمہارے درجہ کو بڑھاتا اور تمہیں خدا کے قریب کرتا ہے۔ یہ دکھ اور تکالیف تمہیں مایوس نہ کریں۔ کیونکہ عید کے دن کوئی مایوس نہیں ہوا کرتا۔ عید خوشی کا نام ہے جن لوگوں کو اپنی قوم سے محبت ہوتی ہے۔ وہ کبھی قربانیوں پر رنج نہیں کیا کرتے۔

(الفضل 4- اپریل 1935ء)

اللھم لبیک

حضرت ابراہیمؑ کو جب اس کے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا تو جس ابراہیمؑ نے دشمنوں کی ہلاکت کے لئے ساری رات خدا سے بحث کی تھی اپنے بیٹے کے متعلق اس نے ایک لفظ بھی تو نہیں کہا اور فوراً لبیک کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ حج کے دن حاجی **لبیک لبیک لا شریک لک لبیک** کے نعرے لگاتے ہوئے خانہ کعبہ اور وہاں سے منیٰ کی طرف جاتے ہیں وہ اسی نظارہ کی تمثیل ہوتی ہے گویا وہ ابراہیمؑ کی نقل کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اپنے منہ سے اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ جس وقت خدا نے اس سے کہا اے ابراہیم! اپنے بیٹے کی قربانی کر۔ تو اس نے قربانی کے وقت کا انتظار نہیں کیا بلکہ اس خیال سے کہ اس حکم کے سننے اور قربانی کے پیش کرنے میں جو دیر لگے گی۔ وہ میرے رب کو گراں نہ گذرے۔ اس نے اسی وقت سے پکارنا شروع کیا **لبیک لبیک لا شریک لک لبیک** اے میرے رب میں حاضر ہوں اے رب میں حاضر ہوں تیرا اور کوئی شریک نہیں ہے۔ اے خدا! میں پھر کہتا ہوں کہ میں حاضر ہوں۔ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیمؑ خدا تعالیٰ کے قربانی کے مطالبہ کو پورا کرنے میں اسی والہانہ رنگ سے کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا ایک سخی انسان جو دردمند دل رکھتا ہے کسی پیاسے کی آواز سن کر جو شدت پیاس سے کراہ رہا ہو دور سے چلاتا ہے کہ میں پانی لا رہا ہوں! پانی لا رہا ہوں!! تا اسے انتظار کی مزید تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(الفضل 4- مارچ 1937ء)

دو اعلیٰ درجہ کے سبق

یہ عید ایک ایسی قربانی کی یادگار ہے جس نے ہم کو دو نہایت اعلیٰ درجہ کے سبق دیئے ہیں۔ اور بھی سبق دیئے ہیں مگر اس وقت میرے مضمون سے چونکہ ان دو سبقوں کا ہی تعلق ہے

اس لئے میرے مضمون کے لحاظ سے اس عید نے ہمیں دو اعلیٰ درجہ کے سبق دیئے ہیں۔ ایک تو یہ سبق دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بندہ کو قربانی کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اور دوسرا سبق یہ دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں سچی قربانی کرنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی پیش کرنے کی جرأت اور اس میں فراخ حوصلگی کی مثال تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے کہ بڑھاپے کی عمر میں جبکہ آپ نوے سال کے ہو چکے تھے آپ کو ایک بچہ ملتا ہے۔ یہ نہیں کہ آپ کو اس بچہ کی خواہش نہ تھی۔ اس لئے کہ آپ نے کئی شادیاں محض نرینہ اولاد کے حصول کے لئے کیں۔ چنانچہ دو تو حُر عورتوں سے شادی کی۔ جن میں سے ایک حضرت سارہ اور ایک حضرت ہاجرہ تھیں۔ ان کے علاوہ بعض لونڈیوں سے بھی آپ نے شادی کی۔ اور اس نیت اور اس ارادہ سے کی کہ ان کو کوئی بچہ پیدا ہو۔ میں نے حضرت ہاجرہ کے متعلق کہا ہے کہ وہ حُر تھیں اور یہ عیسوی تاریخ اور بائبل کے خلاف ہے۔ عیسائی تاریخ انہیں آزاد قرار نہیں دیتی بلکہ کہتی ہے کہ وہ لونڈی تھیں۔ لیکن خود بائبل کے ہی بعض واقعات اسے غلط قرار دے رہے ہیں۔ کیونکہ بائبل نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد کا جو مقام تجویز کیا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری اولاد کو شامل نہیں کیا۔ اگر حضرت ہاجرہ لونڈی ہوتیں تو بائبل ان کی اولاد سے وہی سلوک کیوں نہ کرتی جو اس نے دوسری بیویوں کی اولاد سے کیا۔ درحقیقت عیسائی مورخین کو حضرت ہاجرہ سے بغض تھا اور اس بغض کی وجہ سے انہوں نے آپ کو لونڈی قرار دے دیا اور چونکہ جھوٹے الزام ہمیشہ الزام لگانے والوں پر لوٹ پڑا کرتے ہیں اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ہاجرہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ مصری لونڈی تھیں اور خدا تعالیٰ نے اس کی پاداش میں اس قوم کو کئی سال تک حضرت ہاجرہ کی قوم کا غلام بنا دیا۔

(الفضل 15-مارچ 1938ء)

قربانی کا گوشت غریبوں کا ہے

عید الفطر کے موقعہ پر میں نے تحریک کی تھی۔ کہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر احباب اپنی قربانیوں میں سے گوشت کا ایک حصہ مشترکہ انتظام میں غرباء کو تقسیم کرنے کے لئے دے دیں تا وہ گوشت چند احباب کے گھروں میں ہی چکر نہ کھاتا رہے۔ اور غرباء و مستحقین کو بھی میسر آسکے۔ مجھے امید ہے کہ دوست اس پر عمل کریں گے۔ کوشش کی جائے کہ سب قربانیاں آج ہی ہو جائیں۔ اور اپنے کھانے اور اعزّہ کو تقسیم کرنے کے لئے جتنا ضروری ہو۔ اتنا گوشت رکھ کر باقی مشترکہ انتظام میں دے دیا جائے۔ مثلاً ہمارے ہاں 9 قربانیاں ہوں گی۔ اور میں نے کہہ دیا ہے کہ ان میں سے تین اپنے کھانے اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کے لئے رکھ کر باقی سب اسی انتظام میں دے دی جائیں۔ میرے رشتہ دار خدا کے فضل سے زیادہ ہیں۔ پانچ تو سسرال ہی ہیں۔ پھر ان کے بھی کئی کئی رشتہ دار ہیں۔ لیکن جن کے رشتہ دار کم ہوں وہ زیادہ دے سکتے ہیں اور اس طرح مواخات سلسلہ کو کم سے کم عید کے روز ہی عمدہ طریق پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

(الفضل 3 اپریل 1934ء)

عید اور ہماری ذمہ داریاں

ہر دن کی کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ عید کے دن جو ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اس کے اظہار کے لئے اس دن (دین) نے عبادت زیادہ کر دی۔ اور اس طرح بتایا کہ ہر خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ کیونکہ وہی تمام خوشیوں کا منبع ہے۔ عید کیا ہے۔ یہ ایک صفائی کا دن ہے اور اس دن ایک اور عبادت رکھ کر سمجھایا کہ حقیقی صفائی عبادت سے ہی ہوتی ہے۔ مگر یہ صفائی انہی کو نصیب ہوتی ہے جو مایوس نہیں ہوتے۔ کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنی زندگی کے گناہ دیکھ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ کیا خدا ہمیں بھی معاف کر سکتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ سمجھا جائے کہ کوئی ایسا گناہ بھی ہے جسے خدا بخش نہیں سکتا۔ تو میرے نزدیک اس کا صاف طور پر یہ مطلب ہوگا کہ خدا بڑا نہیں بلکہ نعوذ باللہ شیطان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے (-) خدا تعالیٰ تمام قسم کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور نہ صرف گناہ بخشتا ہے بلکہ وہ انسان کو اعلیٰ درجہ کی روحانی ترقیات بھی عطا کرتا ہے صرف اپنے دل میں تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔

(الفضل 16-اپریل 1933ء)

جذبات کی قربانی

آج کی عید ہمیں اس جذبے کی قربانی کی طرف راہنمائی کرتی ہے جو انسانی جذبات میں سے قوی تر اور وسیع تر ہے قوی ہے کہ اس سے زیادہ قوی کوئی اور انسانی جذبہ نہیں۔ اور وسیع ہے کہ اس سے زیادہ وسیع کوئی اور انسانی جذبہ نہیں۔ آج کے دن ہزاروں سال پہلے ابراہیم نے خدا سے حکم پایا۔ کہ وہ اس چیز کو جس کو دنیا سب سے زیادہ عزیز قرار دیتی ہے اور جس کی زندگی کے لئے دنیا بھر کے باپ اور ماں زندہ رہ رہے ہیں۔ وہ خدا کے لئے اسے قربان کردے۔ ابراہیم کھڑا ہو گیا۔

(الفضل 4-مارچ 1937ء)

ہر نوجوان اسماعیلی رنگ اختیار کرے

میں جماعت کے نوجوانوں کو آج توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اسماعیلی رنگ میں رنگین کریں۔ اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ خواہ وہ اخلاقی ہوں یا جسمانی یا مالی۔ یاد رکھو (دین) کا درخت قربانی کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ (احمدیت) ترقی کرے۔ تو اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کرو اور وہ تمام قسم کی قربانیاں کرو جو تم سے پہلے کسی امت نے دنیا میں کی ہوں۔ کیونکہ جس طرح (دین) جامع کمالات متفرقہ ہے اسی طرح ضروری ہے کہ اس کے متبعین کی قربانیاں بھی تمام امتوں کی متفرق قربانیوں کی جامع ہوں۔ پھر خدا تعالیٰ بھی اسی طرح ان قربانیوں کی یاد دنیا میں قائم رکھے گا جس طرح اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد قائم رکھی۔ جس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی۔ اس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا اسے یاد رکھے گی۔ مگر خدا تعالیٰ نے اسے قائم رکھا اور اس قربانی کی یاد دنیا سے مٹنے نہ دی۔ پس یہ مت سمجھو کہ تمہاری قربانیاں کون دیکھے گا تمہاری قربانیوں کو آسمان پر دیکھنے والا خدا موجود ہے۔ اور وہ انہیں دنیا سے مٹنے نہیں دے گا۔

(الفضل 8-مارچ 1936ء)

دین کے لئے قربانی کرو

آج بھی قربانی کا موقعہ ہے۔ آج بھی تم میں سے ہر شخص دین کے لئے اسماعیلؑ بن سکتا ہے آج بھی تم میں سے ہر عورت دین کے لئے ہاجرہ بن سکتی ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی (اطاعت) میں داخل ہو کر روحانی طور پر سب لوگ ہاجرہ اور اسماعیلؑ کی اولاد ہو چکے ہیں۔

پس میں ہاجرہ کی بچیوں سے کہتا ہوں کہ تم اپنی ماں کی صفات اپنے اندر پیدا کرو اور میں اسماعیلؑ کی اولاد سے کہتا ہوں کہ تم اپنے باپ کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ تمہارا رب آج بھی اسی طرح قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جس طرح اس نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ سے مطالبہ کیا۔ اور یاد رکھو جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں وہ مرتے نہیں۔ بلکہ زندہ ہوا کرتے ہیں اور اس زمانہ نے تو پہلی موت کی شکل بھی تبدیل کر دی ہے۔ پرانے زمانہ میں تلواروں اور چھریوں کے زخم کھا کر لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے تھے۔ یا بندوقوں کا نشانہ بن کر مرتے تھے لیکن اب عام طور پر اس قسم کی موت نہیں بلکہ وہ موت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے آتی ہے کبھی کبھار پہلی قسم کی موت بھی آجاتی ہے۔ جیسے کابل میں ہماری جماعت کے بعض افراد (قربان) کئے گئے۔ یا ہندوستان میں بعض لوگ پیٹے جاتے اور اس تکلیف کی وجہ سے مر جاتے ہیں مگر زیادہ تر موت وہی ہے جو (دین) کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور (دین) کے مطابق اپنی زندگی بنانے میں آتی ہے۔

(الفضل 8 مارچ 1936ء)

عید منانے میں حکمت

میں پھر بتا دیتا ہوں کہ عیدیں کوئی کھیل نہیں، میلہ نہیں، تماشا نہیں (دین) کی ہر بات میں حکمت ہوتی ہے۔ پس عید میں بھی ایک بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ عید یہی بات بتانے کے لئے آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں جاتا بلکہ کئی گنا ہو کر ملتا ہے۔

پس جو لوگ خدا کے لئے خرچ کرنے میں سست ہیں۔ وہ چست ہو جائیں تاکہ خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں۔ اور جو چست ہیں وہ اور تیز ہو جائیں کہ اس راستہ میں جس قدر تیزی دکھائی جائے اسی قدر زیادہ بلندی حاصل ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور عید سے سچی قربانی کرنے کا سبق سکھائے۔ آمین۔

(الفضل 24-اکتوبر 1916ء)

واقفاتِ نو کو کس قسم کی تعلیم دلائی جائے؟

○ جہاں تک بچیوں کی تعلیم کا تعلق ہے اس میں خصوصیت کے ساتھ تعلیم دینے کی تعلیم دلانا یعنی ایجوکیشن کی انسٹرکشن جسے (Bachelor Degree in Education) غالباً کہا جاتا ہے یا جو بھی اس کا نام ہے مطلب یہ ہے کہ ان کو استانیاں بننے کی ٹریننگ دلوانا خواہ ان کو استانی بنانا ہو یا نہ بنانا ہو ان کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی جماعت کو خدمت کے میدان میں بہت ضرورت ہے پھر کمپیوٹر سپیشلسٹ کی ضرورت ہے اور ٹائپسٹ کی ضرورت ہے اور یہ سارے کام عورتیں مردوں کے ملے جلے بغیر' سوائے ڈاکٹری کے' باقی سارے کام عمدگی سے سرانجام دے سکتی ہیں۔ پھر زبانوں کا ماہر بھی ان کو بنایا جائے یعنی لٹریری (Literary) نقطہ نگاہ سے' ادبی نقطہ نگاہ سے ان کو زبانوں کا چوٹی کا ماہر بنانا چاہئے تاکہ یہ جماعت کی تصنیفی خدمات کر سکیں۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17-2-89)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نوجوانوں کو تجارت کی طرف توجہ کرنی چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ہماری جماعت کو اب تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ میں نے بار بار بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جاسکتا ہے۔

(مشعل راہ ص 524)

مختلف قسم کے پیشے اور ہنر جاننا غیر ملکوں میں جانے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرنے والی چیز ہے اور ان کے ذریعہ وہاں آسانی سے روزی کمائی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کی ترقی میں بھی ان پیشوں کا بہت حد تک دخل ہے۔

(مشعل راہ ص 687)

اطلاعات و اعلانات

خطبہ عیدالاضحیہ اور خطبہ جمعہ کے اوقات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

مورخہ 17۔ مارچ 2000ء عیدالاضحیہ کے روز عید اور جمعہ کے خطبات لائیو نشر نہیں ہوں گے ریکارڈنگ دکھائی جائے گی اوقات درج ذیل ہیں۔

خطبہ عیدالاضحیہ: ساڑھے چھ بجے شام یہ خطبہ رات سوا ایک بجے اور ہفتہ کی صبح 6 بجے دوبارہ دکھایا جائے گا۔

خطبہ جمعہ: رات آٹھ بجے یہ خطبہ رات 2-30 اور ہفتہ کی صبح 7-15 پر دوبارہ دکھایا جائے گا۔

ولادت

○ مکرم مظفر احمد قمر صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-12-7 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا جس کا نام منیب احمد تجویز ہوا پہلا بیٹا مصور احمد ڈیڑھ سال "وقف نو" کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ دونوں بچے مکرم میر غلام محمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کے پوتے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گلشن راوی لاہور کے نواسے ہیں۔

احباب سے عزیزان کی درازی عمر اور خادم سلسلہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ حسن محمد صاحب مرحوم مورخہ 2000-3-9 کی صبح بمقام احمدیہ کشمیر محلہ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں وفات پاگئیں آپ موصیہ تھیں۔ آپ کی عمر 73 سال تھی۔ اسی روز آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔

مورخہ 2000-3-10 کو نماز فجر کے بعد بیت مبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کروائی۔

مرحومہ محترم محمد حسین بھٹی صاحب کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی والدہ محترمہ تھی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆☆☆☆☆☆

یوم مسیح موعود

○ امراء اضلاع۔ صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے گزارش ہے کہ 23۔ مارچ یوم "مسیح موعود" کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کرکے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب پنشنر تحریک جدید لکھتے ہیں میری والدہ صاحبہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا لطیف احمد صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ مورخہ 5۔ مارچ 2000ء کو صبح ساڑھے چھ بجے بوجہ برین ہیمبرج انتقال فرماگئیں۔

مرحومہ ایک لمبے عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے کوارٹرز میں لجنہ اماء اللہ کی سرگرم عہدیدار رہیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار، مہمانوں اور مریضوں کی ہمیشہ بہت خدمت کیا کرتیں۔ اس وجہ سے ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے خاکسار کے علاوہ مرزا نصیر احمد ڈرائیور فضل عمر ہسپتال اور مرزا منیر احمد سابق کارکن بیت المال آمد کو سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق بھی ملی ہے ان کی دو بیٹیاں اور تین بیٹے بیرون ملک ہیں۔

مرحومہ مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ سابق مربی گھانا و مربی سلسلہ کوٹلی آزاد کشمیر کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 6۔ مارچ کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ بعد ازاں بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

درخواست دعا

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر کا لڑکا منظور احمد لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ چند دنوں سے عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہے۔

اس کی صحت یابی و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اسرائیل اہم علاقے فلسطین کے حوالے کرنے پر رضامند

اسرائیلی وزیراعظم ایہود بارک نے معطل مذاکرات کی بحالی کی کوششوں کے سلسلے میں مغربی کنارے کے علاقے کو مکمل طور پر فلسطینی کنٹرول میں دینے کا اعلان کردیا ہے فلسطینی ذرائع کے مطابق اسرائیل آئندہ ماہ بیت المقدس کے نواح میں واقع تین قصبے فلسطین کے حوالے کردے گا۔ تینوں قصبے مغربی کنارے کے بی ایریا میں واقع ہیں۔

تائیوان نے امریکہ سے میزائل خرید لئے

تائیوان نے امریکہ سے جدید ترین طیارہ شکن ہاک میزائل اور جدید راڈار سسٹم خرید لیا۔ چین نے امریکی میزائلوں کی فروخت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے علاقہ کی صورتحال اور خطرناک ہوگئی ہے۔

امریکہ کے آئندہ صدر ایلگور ہونگے

امریکی خاتون اول ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ کے اگلے صدر ایلگور ہوں گے مجھے خوشی ہے کہ ڈیموکریٹک پارٹی نے انہیں صدارتی امیدوار نامزد کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایلگور نے نائب صدارت کے دوران بل کلنٹن سے بہت کچھ سیکھا ہے اور بین الاقوامی امور پر ان کا تجربہ کافی گہرا ہے۔

بھارت کے دونوں ایوانوں میں پھر ہنگامہ

بھارتی ریاست بہار اسمبلی کے معاملے پر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے اجلاس میں ہنگامہ ہوگیا۔ پہلے لوک سبھا کا اجلاس دوپہر تک ملتوی رہا۔ دوبارہ شروع ہونے پر اپوزیشن کے ارکان ایوان کے وسط میں پہنچ گئے جس کے بعد سپیکر نے اجلاس ایک مرتبہ پھر ملتوی کردیا۔

عراق میں کیمیائی تابکاری

عراق میں کیمیائی تابکاری کے اثرات کی وجہ سے لوگوں میں کینسر کا مرض تیزی سے پھیل رہا ہے اور ملک میں یورینیم ہتھیاروں کی تابکاری کے مضر اثرات ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں۔

چھاپہ ماروں کا جیل پر حملہ

کولمبیا میں بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے درجنوں چھاپہ ماروں نے بندوقوں، آگ کے گولوں اور میزائلوں سے لیس ہو کر جیل پر حملہ کردیا اور اپنے سو ساتھی آزاد کرالئے۔

ماسکو میں طیارہ تباہ 9۔افراد ہلاک

ماسکو میں روس کا ایک چھوٹا طیارہ گر کر تباہ ہوگیا جس کے باعث طیارے میں سوار 9۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ بتایا گیا ہے کہ وائی اے کے 40 طیارہ ماسکو میں ایک ائرپورٹ سے اڑا ہی تھا کہ حادثے کا شکار ہوگیا۔ حادثے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔

فوج اور باغیوں میں جھڑپیں

سری لنکا میں فوج اور باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں 14۔ باغی اور 2۔ فوجی ہلاک ہوگئے۔ جبکہ کئی افراد زخمی ہوئے۔

آسام میں فسادات

بھارت کے صوبہ آسام کے ضلع تین سوتیا میں ڈنی ٹاؤن کے علاقہ میں تشدد کے واقعہ میں ایک پولیس افسر سمیت 8۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

چیچنیا پر روسی طیاروں کی بمباری

چیچنیا کے ایک گاؤں پر روس کے جنگی ہوائی جہاز شدید بمباری اور گولہ باری جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس گاؤں پر چیچن جانبازوں نے چند دن پہلے دوبارہ قبضہ کرلیا تھا۔ روسی فوج نے جو پچھلے کئی دنوں سے گاؤں پر قبضے کی کوشش کررہی ہے۔ حملے تیز کردیئے ہیں۔ روسی جنگی طیاروں نے گزشتہ روز علاقے پر 90 بار بمباری کی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال

کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سمیت بھارتی جیلوں میں قید 22۔ ہزار سے زائد کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے جمعہ اور ہفتہ کو یوم اسیران منانے کا پروگرام بنایا گیا اور اس موقع پر ریاست بھر میں مکمل ہڑتال ہوگی۔

مقبوضہ کشمیر میں پانچ شہری شہید

بھارتی فوج نے سری نگر میں حزب المجاہدین کے کمانڈر سمیت پانچ بے گناہ شہریوں کو اذیتیں دے کر دوران حراست شہید کردیا۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں بے گناہ شہریوں کی گرفتاری کا سلسلہ بھی تیز کردیا گیا ہے۔

ٹینس کی نئی عالمی رینکنگ

ڈبلیو ٹی اے نے ٹینس کی عالمی رینکنگ کا اعلان کردیا ہے۔ جس کے مطابق ٹینس کی عالمی نمبر ون مارٹینا ہنگس 5823 پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر آگئیں جبکہ امریکہ کی لنڈسے ڈیون پورٹ 5450 پوائنٹس کے ساتھ دوسرے 'امریکہ کی وینس ویلمز 3706 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے' نمبر پر آگئیں۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 10 مارچ۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 11۔مارچ۔ غروب آفتاب۔ 6-16
اتوار 12۔مارچ۔ سوع فجر۔ 5-00
اتوار 12۔مارچ۔ طلوع آفتاب۔ 6-21

کچھ پتہ نہیں 12۔اکتوبر کو کیا ہوا

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور سابق وزیر اعظم نواز شریف کے چھوٹے بھائی میاں محمد شہباز شریف نے طیارہ سازش کیس میں اپنا بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں تو 12۔اکتوبر کو وزیر اعظم سے ملا ہی نہیں۔ میں وزیر اعظم ہاؤس میں سو رہا تھا کچھ پتہ نہیں کہ 12۔ اکتوبر کو کیا ہوا۔ شام کو فوج آئی تو سوتے میں سے جگا کر گرفتار کیا گیا۔ اور 24۔نومبر کو طیارہ سازش کیس میں ملوث کیا گیا۔ مقدمے کی ابتدائی رپورٹ میں جو ایک ماہ بعد درج ہوئی میرا نام نہیں تھا۔ مدعی نے خود تسلیم کیا کہ میرے خلاف کوئی شہادت نہیں۔ مجھے صرف اس لئے ملوث کیا گیا کہ میرا بھائی اقتدار میں تھا میں اسکی مدد نہ کر سکوں۔ مجھے اس لئے غیر قانونی حراست میں رکھا گیا کہ فوجی اقدام کو عدالت میں چیلنج نہ کر سکوں۔ 12۔ اکتوبر کو حمزہ' رانا مقبول یا کسی اور سے فون پر کوئی رابطہ نہیں کیا۔ تمام گواہ سرکاری ملازم اور زیر حراست ہیں سچ بیان کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

امین اللہ چوہدری کا بیان جھوٹا ہے

میاں شہباز شریف نے کہا کہ میں نے طیارہ ہائی جیک کرنے کی سازش نہیں کی۔ امین اللہ چوہدری کا بیان جھوٹا ہے کہ میں نے ان سے فون پر بات کی تھی۔ جنرل پرویز کی برطرفی کا نوٹیفکیشن بھی میرے سامنے تیار نہیں ہوا۔

سیاسی معاملات کا کوئی ذکر نہیں

بی بی سی نے کہا کہ شہباز شریف کے بیان میں سیاسی معاملات کا کوئی ذکر نہیں انہوں نے صرف اپنے اوپر لگائے الزامات سے انکار کیا۔

طیارہ کیس کے مزید مراحل

صفائی کے بیانات مکمل ہو گئے ہیں۔ استغاثہ 13۔ مارچ سے دو تین روز میں اپنے دلائل مکمل کر سکتا ہے عید کے بعد 20۔ مارچ سے صفائی کے دلائل ہوں گے۔ جس میں تین دن لگ سکتے ہیں۔ جس کے بعد فیصلہ محفوظ کر کے 7 سے 10 روز میں فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

استغاثہ کا دعویٰ

استغاثہ کے وکیل سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل راجہ قریشی نے کہا کہ استغاثہ کے الزامات ثابت ہو گئے ہیں۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ ملزموں کو کیا سزا دینے کا مطالبہ کریں گے۔ قانونی حلقوں کا کہنا ہے کہ بغیر حلف کے بیانات سے الزامات ثابت کرنے کی ذمہ داری بھی استغاثہ پر آ گئی ہے۔

پرویز مشرف کو ساتھی کمانڈروں کی حمایت

سپریم کورٹ کی 12۔ رکنی فل کورٹ کے روبرو 12 اکتوبر کے اقدام کو چیلنج کرنے کی درخواستوں کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ پرویز مشرف کو اپنے ساتھی کمانڈروں کی حمایت حاصل ہے۔ پی سی او کے تحت حلف اٹھا کر عوام کو تنہا نہ چھوڑنے کا درست فیصلہ کیا۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ یہ دیکھنا عدالت کا کام ہے کہ حکومت جو عملاً موجود ہے اسکی قانونی حیثیت کیا ہے۔ ہمیں زمینی حقائق بھی مد نظر رکھنے چاہئیں۔ موجودہ فوجی اقدام یحیٰ خان کے مارشل لاء سے جداگانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین راستے ہوتے ہیں جج گھر چلے جائیں' انقلاب قبول کر لیں یا حلف اٹھا لیں۔ ہم نے انصاف کا فیصلہ کیا ہے۔

خالد انور کے دلائل

سپریم کورٹ کے روبرو مسلم لیگ کے وکیل خالد انور نے اپنے دلائل میں کہا کہ ایسا فیصلہ دیں جو آئین کی بحالی میں معاون ہو۔ انہوں نے پیشکش کی کہ نواز شریف کے بغیر اسمبلیاں بحال کر دی جائیں۔ انکی ناکردہ غلطیوں کی سزا پوری پارلیمنٹ' جمہوری نظام' آئین و قانون کو نہ دی جائے۔ یحیٰ خان صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے مگر انہیں آئینی ترمیم کا اختیار نہ دیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو کا کیس زیادہ کمزور ہے۔

غاصبوں کے اقتدار کے بعد فیصلے

سابق وزیر قانون مسٹر خالد انور نے اپنے دلائل میں کہا کہ سپریم کورٹ عموماً غاصبوں کا اقتدار ختم ہونے کے بعد انکے خلاف فیصلے دیتی رہی۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ عدلیہ نے حکمرانوں کے خلاف بھی کئی فیصلے دیئے ہیں۔ خالد انور نے کہا کہ یقین ہے کہ کیس کا فیصلہ میرٹ پر کریں گے۔

مقدمہ منصفانہ انداز میں چلایا جا رہا ہے

امریکی صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ نواز شریف پر مقدمہ منصفانہ انداز میں چلایا جا رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم کو پورا انصاف مل رہا ہے۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکی عہدیداروں کا یہ بیان جنرل مشرف کی حکومت کے لئے سرٹیفکیٹ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مجاہدین کو نہیں روک سکتے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر ثالثی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین کو کنٹرول لائن پار کرنے سے نہیں روک سکتے۔ قومی سلامتی کونسل اور کابینہ کے مشترکہ اجلاس سے جس میں گورنر صاحبان بھی شریک تھے چیف ایگزیکٹو نے کہا کہ پاکستان غیر ذمہ دارانہ بیانات اور دہشت پسندانہ ذہنیت کا اظہار کرنے والے افعال سمیت ہر قسم کی دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے۔

لاہور میں جوہر ٹاؤن میں دھماکہ

لاہور میں جوہر ٹاؤن کے جی بلاک میں ایک مکان کی دوسری منزل پر ایک پرائیویٹ کمپنی کے دفتر میں دھماکہ ہونے سے دو افراد ہلاک اور ایک شخص زخمی ہو گیا۔

پاکستان میں قانون ہے کہاں؟

دو دفعہ پاکستان کی وزیر اعظم رہنے والی بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قانون سے فرار نہیں ہوئی۔ ویسے بھی پاکستان میں قانون ہے کہاں؟ انہوں نے الزام لگایا کہ نام نہاد نیب کی ڈور مذہبی رہنما ہلا رہے ہیں۔

میرے لئے دعا کریں

سابق وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔ میرے لئے دعا کریں۔

23۔مارچ کو اہم اعلان ہو گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف 23۔مارچ کو ضلعی حکومتوں کے الیکشن نومبر میں کرانے کا اعلان کریں گے اور امید کی جاتی ہے کہ اس روز وہ 2002ء تک عام انتخابات کا بھی اعلان کریں گے۔ امریکی صدر کلنٹن کی آمد سے دو روز قبل اس اعلان کا مقصد صدر امریکہ کے جمہوریت بحال کرنے کے دباؤ کا جواب دینا ہے۔

کنٹرول لائن سیل کرنا ممکن نہیں

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن کو سیل کرنا ممکن نہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ فوج کنٹرول لائن پر کشمیریوں کی آمد و رفت نہیں روک سکتی تو بھارت پاکستان پر الزام تراشیاں بند کر دے۔ وفاقی کابینہ نے 18۔ رہائشی منصوبوں کی منظوری دے دی۔ اجلاس میں نیشنل ڈیٹا بیس نے یقین دہانی کرائی کہ آزادانہ انتخاب کیلئے شفاف ووٹرز لسٹ جلد مہیا کر دی جائے گی۔

نیب کیا ہے؟

سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ "نیب" طالبان ٹائپ عناصر کا ہراول دستہ ہے۔ جس طرح میرے سارے خاندان کو گرفتار کرنا غلط تھا اسی طرح نواز شریف کے سارے خاندان کو گرفتار کرنا بھی غلط ہے۔

تاریخ کے سخت ترین حفاظتی انتظامات

صدر کلنٹن کی اسلام آباد آمد کے موقعہ پر 20 سے 26 مارچ تک اسلام آباد میں تاریخ کے سخت ترین حفاظتی اقدامات ہونگے۔ یوم پاکستان پریڈ اور صدر کلنٹن کے دورہ کے لئے مشترکہ سیکیورٹی پلان تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جسے پاک فوج اور سول ادارے عملی جامہ پہنائیں گے۔ اسلام آباد کو مجرموں سے پاک کر دیا جائے گا۔ 3۔ حفاظتی حصار بنائے جائیں گے۔ وزیر داخلہ اور اعلیٰ فوجی افسروں کو ذمہ داری سونپ دی گئی۔

مسلم لیگی قیادت میں تبدیلی

نواز شریف کا مخالف دھڑا جو مسلم لیگی قیادت میں تبدیلی کا خواہاں ہے' اس کا اجلاس فخر امام کی رہائش گاہ پر ہو گا۔

VISUAL BASIC
PROESSIONAL TRAINING
3 MONTH COURSE
ABACUS
NASIR ABAD WEST
PHONE: 211668

حضور کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل"
جلد اول ایڈیشن 98ء | نیا ایڈیشن جلد اول و دوم
قیمت -/60 | -/200
کتاب گھر بیٹھے منگوا سکتے ہیں۔ ڈاک خرچ -/60
کتاب اور نسخہ جات کی مطابق (117-234) ادویات کا بریف کیس و پوٹنسی رعائتی قیمت پر دستیاب ہے

پوٹینسی رعائتی قیمت GHP	6X To 1000	10m To cm
شواب گلاس شیشی میں	10/-	15/-
پیکا ناپلاسنک شیشی میں	8/-	13/-

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون: 212399

حدا کے فصل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ ☎ 04524-213160

CPL No. 61